مرتد اور شاتمِ رسول کی سزا کا تقابلی مطالعہ
(فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں)

پروفیسر دلاور خاں

(۱)۔ تعارف: (Introduction)

جس کلمہ گو کے دل میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ قلبی تعلق اور ناموس رسالت ﷺ پر مرمٹنے کا حقیقی جذبہ نہ ہو وہ ایمان کی حلاوت نہیں پاسکتا: نہ ہی کامل ایمان کے درجے پر فائز ہو سکتا ہے اور نہ ہی از روئے قرآن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں محبت رسول ﷺ ایمان کی روح ہے اور اس کے بغیر جملہ اعمال بے جان ڈھانچہ ہیں۔ شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے سچ کہا ہے:

مغزِ قرآن روحِ ایمان جانِ دین
ہست حب رحمۃ للعالمین

تاریخ شاہد ہے کہ محبت رسول ﷺ کے قدرتی اور فطری نتیجے میں ایک محب رسول ﷺ کے لئے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنا اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام پر چلنا آسان ہو جاتا ہے، بلکہ اس راہ میں جان عزیز تک دینے میں وہ ایک لذت محسوس کرتا ہے، مصطفیٰ کریم ﷺ کے ہر دشمن، ہر مخالف اور ہر خطرے کا دفاع حقیقی محبت کا ایک لازمی اور فطری تقاضا ہے حضور ﷺ کی حرمت پامال ہو، اُن کی عزت پر حرف آئے اور دل کے کسی کونے میں غیرتِ ایمانی میں جنبش نہ تو اُسے محبت رسول ﷺ کا دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ آپ کی عزت و ناموس کا تحفظ اہل اسلام کا شرعی فرض ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کے پروانے صحابہ کرام اس فرض کی ادائیگی سے کسی طرح غافل نہیں تھے۔

(۲)۔ مسئلہ تحقیق: (Statement of the problem)

اسلام میں تحفظ ناموس رسالت کی اہمیت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ کفر و شرک اور ارتداد سے بھی بڑھ کر گستاخی کو سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔ بعض اہل علم و دانش اس وقت بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ میدان میں کود پڑتے ہیں جب کوئی عدالت گستاخِ رسول کو موت کی سزا سناتی ہے۔ تو کہتے ہیں کہ گستاخِ رسول کو قتل سے پہلے توبہ و رجوع کا موقع دینا چاہئے کیوں کہ احناف شاتم رسول پر مرتد کا حکم لگاتے ہیں اس سے مرتد کو توبہ کا موقع دیا جانا ضروری ہے۔ کیا یہ مفروضہ حقیقت پر مبنی ہے؟ یا ایک اجماعی مسئلے کے خلاف عوام الناس کو شعوری یا لاشعوری طور پر گمراہ کرنے کی ایک ناکام کوشش ہے۔ یا پھر اسے ''اسلامی قانونِ تحفظ ناموس رسالت'' سے متعلق قلت علم کا نتیجہ قرار دیا جائے، اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ بعض کتب فقہ میں شاتم رسول کی سزا کو باب مرتد میں بحث کیا گیا جس سے بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے کہ مطلق مرتد اور شاتم رسول کی سزا کی نوعیت یکساں ہے اور شاتم رسول کو اگر مرتد کہا بھی گیا ہے تو کیا اس کی نوعیت مطلق مرتد کی طرح ہے یا اس کے برعکس ہے۔ اس مسئلے کی گہرائی کو فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر ۱۴ کی روشنی میں معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

(۳)۔ مقاصد تحقیق: (Objectives of Research)

اس تقابلی مطالعے کا بنیادی مقصد فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں:

(۱)۔ مرتد کی سزا کی نوعیت کو واضح کرنا۔
(۲)۔ مرتد کی سزا کی انفرادیت واضح کرنا۔

(۳)۔ شاتمِ رسول کی سزا کی انفرادیت واضح کرنا۔
(۴)۔ مرتد اور شاتمِ رسول کی سزا میں مماثلت کو واضح کرنا۔
(۵)۔ مرتد اور شاتمِ رسول کی سزا میں تفاوت کو واضح کرنا۔

(۴)۔ مفروضات کی تشکیل:

(Development of the hypotheses)

مذکورہ تشکیل شدہ مفروضوں کی صحت جانچ کی جائے گی۔
(۱)۔ جمہور احناف کے نزدیک شاتمِ رسول کی توبہ قبول ہوگی۔
(۲)۔ شاتمِ رسول اور مرتد کی سزاؤں کی نوعیت یکساں ہوگی۔

(۵)۔ جوازِ تحقیق: (Justification of Research)

اس تقابلی مطالعے سے وکلا، جج صاحبان، علماء اور تخصیص کے طلبا استفادہ کر سکیں گے اسی کے ساتھ ان اہلِ علم و دانش کو اپنی رائے پر نظرِ ثانی کا موقع ملے گا جو مرتد اور شاتمِ رسول کی سزا میں کوئی فرق نہیں کرتے اور شاتمِ رسول پر مطلق مرتد کا اطلاق کرتے ہیں۔

(۶)۔ طریقہ تحقیق: (Research Methodology)

اس مقالے میں استقرائی طریقہ استعمال جائے گا۔
(۱)۔ سب سے پہلے حقائق کو جمع کیا جائے گا۔ ان کی درجہ بندی کی جائے گی اس کے بعد اس کا تجزیہ کیا جائے گا۔
(۲)۔ تجزیے کی روشنی میں نتائج حاصل کیے جائیں گے۔

(۷)۔ تحدید تحقیق: (Delimitation of Research)

یہ ایک وسیع موضوع ہے اور فتاویٰ رضویہ کی مختلف جلدوں میں اس کا احاطہ کیا گیا مختصر مقالے میں ان تمام جلدوں کے حقائق کو ضبطِ تحریر لانا ممکن نہیں۔
اس لیے اس مقالے کو فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر ۱۴ر تک محدود رکھا گیا ہے۔

(۸)۔ حقائق کی پیش کش: (Presentation of Data)

اس تناظر میں مفکر اسلام امام سوادِ اعظم اہل سنت احمد رضا خاں قادری حنفی اپنی تحقیقات اور فقہائے احناف کی آراء کی روشنی میں مسلم امہ کی رہبری و رہنمائی کا فریضہ یوں سر انجام دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

وجیز امام کردری جلد۳ص۳۲۱: لو ارتد والعیاذباللہ تعالیٰ تحرم امرأته ویجدد النکاح بعد اسلامه، والمولود بینھما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمة الکفر ولد زنا ثم ان اتی بکلمة الشھادة علی العادة لایجدیه مالم یرجع عما قاله لان باتیانھما علی العادة لایرتفع الکفر۔[۱]

یعنی جو شخص معاذاللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے، پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے اس کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے گا کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا۔

وحکم الردة بینونة امرأته مطلقا[۲] (ای سواء رجع اولم یرجع اھ غمز العیون[۳]) واذا مات علی ردته لم یدفن فی مقابر المسلمین ولااھل ملة وانما یلقی فی حفرة کالکلب، والمرتد اقبح کفرا من الکافر الاصلی، واذا شھد واعلی مسلم بالردة وھو منکر لایتعرض له لالتکذیب الشھود العدول بل لان انکارہ توبة ورجوع فتثبت الاحکام التی للمرتد لوتاب من حبط الاعمال وبینونة الزوجة وقوله لایتعرض له انما ھو فی مرتد تقبل توبته فی الدنیا۔

ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مر جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گور

ستان میں دفن کیا جائے وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے نہ اس لئے کہ گواہانِ عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لئے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ و رجوع سمجھیں گے ولہذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا، اور اب توبہ کرلی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کرینگے کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے اور جورو نکاح سے باہر، اور یہ قول کہ اس سے تعرض نہ کیا جائے اس مرتد سے متعلق ہے جس کی توبہ دنیا میں قبول ہے۔

ایضاً صفحہ ۲۴۲:

لا یغسل ولا یصلی علیه ولا یکفن اما اذا تاب وتبرأعن الارتداد ودخل فی دین الاسلام ثم مات غسل وکفن وصلی علیه ودفن فی مقابر المسلمین۔[۴]

(۹)۔ حقائق کا تجزیہ: (Analysis of Data)

مفکر اسلام احمد رضا خاں محدث حنفی نے فقہائے احناف کے فتاویٰ کی روشنی میں مرتد کی شرعی حیثیت اور اس کی سزا کا تعین کیا جس سے درج ذیل نکات اخذ کئے جاتے ہیں:

(۱)۔ مرتد کی زوجہ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

(۲)۔ کلمہ کفر کے بعد جو بچہ پیدا ہو گا وہ ناجائز ہو گا۔

(۳)۔ عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھنا اسے کچھ فائدہ نہیں دے گا۔

(۴)۔ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا۔

(۵)۔ مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بھی بدتر ہے۔

(۶)۔ مرتد کا اپنے ارتداد سے مکرنا اس کی توبہ ہے۔

(۷)۔ توبہ کے بعد اس پر تائب کے احکام نافذ ہوں گے۔

(۸)۔ مرتد کے انکار سے تعرض نہیں کیا جائے گا اس مرتد سے متعلق ہے جس کی توبہ دنیا میں قبول ہے۔

(۹)۔ مرتد کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی۔

(۱۰)۔ مرتد اپنے ارتداد سے برأت کر کے دین میں داخل ہو تو اس کے بعد مرنے پر اسلامی احکام نافذ ہوں گے۔

(۱۱)۔ توبہ سے مرتد سزائے قتل موقوف ہو جائے گی۔

(۱۲)۔ لیکن توبہ کے باوجود اس کے سارے اعمال اکارت ہو جائیں گے۔

نتیجہ:

ان نکات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مرتد کا کفر اصلی کافر سے بدتر ہے اور اس کی توبہ قبول ہے۔ توبہ کے بعد اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ اگر وہ اپنے ارتداد پر حقیقت واضح ہونے کے بعد اصرار کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(۹)۔ حقائق کی پیش کش: (Presentation of Data)

شاتم رسول کی سزا:

بعض کتب فقہ میں شاتم رسول کی سزا کو باب مرتد میں بحث کیا جاتا ہے۔ جس سے گمان ہوتا ہے کہ شاتم رسول، مطلق مرتد ہے اس لیے شاتم رسول اور مطلق مرتد کے احکام اور سزا میں کوئی فرق نہیں۔ اس حقیقت کی تفصیل فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ شاتم رسول کے کیا احکام اور سزا ہے؟

شفاء شریف صفحہ ۳۲۱:

اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المنتقص له کافر والوعید جارعلیه بعذاب الله تعالیٰ له وحکمه عند الامة القتل ومن شک فی کفره وعذابه فقد کفر۔[۵]

یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک وہ واجب القتل ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہو گیا۔

نسیم الریاض جلد چہارم ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے:

ماصرح به من كفر الساب والشاك فى كفره هو ماعليه ائمتنا وغيرهم ۔[6]

یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ کافر، یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیرہم کا ہے۔

اذاسب الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اوواحدامن الانبياء عليهم الصلوٰة و والسلام فلاتوبة له واذاشتمه عليه الصلوٰة والسلام سكران لايعفى واجمع العلماء ان شاتمه كافر ومن شك فى عذابه وكفره كفر ۔[7] اھ ملتقطا كاكثرالاواتى للاختصار۔

جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے قتل کی سزا دی جائے گی یہاں تک کہ اگر نشہ کی بیہوشی میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (ت)

فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق جلد چہارم ص ۴۰۷:

كل من ابغض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بقلبه كان مرتدا فالساب بطريق اولى (ملخصاً) وان سب سكران لايعفى عنه ۔[8]

یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کینہ ہو وہ مرتد ہے تو گستاخی کرنے والا بدرجہ اولیٰ کافر ہے اور اگر نشہ بلا اکراہ پیا اور اس حالت میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔

بحر الرائق جلد پنجم ص ۱۳۵ میں بعینہ کلمہ مذکور ذکر کرکے ص ۱۳۶ پر فرمایا:

سب واحد من الانبياء كذلك فلايفيد الانكار مع البينة لانا نجعل انكار الردة توبة ان كانت مقبولة ۔[9]

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کے لئے وہاں توبہ قرار پاتا ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دینگے۔

درر الحکام علامہ مولیٰ خسرو جلد اول ص ۲۹۹:

اذاسبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او واحدامن الانبياء صلوات الله تعالىٰ عليهم اجمعين مسلم فلاتوبة له اصلا واجمع العلماء ان شاتمه كافر ومن شك فى عذابه وكفره كفر ۔[10]

یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

غنیۃ ذوالاحکام ص ۳۰۱:

محل قبول توبة المرتد مالم تكن ردته بسب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان كان به لاتقبل توبته سواء جاء تائبا من نفسه او شهد عليه بذلك بخلاف غيره من المكفرات ۔[11]

یعنی نبی ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کافر مرتد کے لئے اس کی اجازت نہیں۔

اشباہ والنظائر قلمی، باب الردة: لاتصح ردة السكران الاالردة بسب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانه لايعفى عنه كذافى البزازية ۔[12]

یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل

جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دینگے کذا فی البزازیہ اور معاذاللہ نہ وہ مرتد جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا یہ ہے کہ دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں، یونہی کسی نبی کی شان میں گستاخی علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

فتاویٰ خیریہ علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب در مختار جلد اول ص ۹۵:

من سب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانه مرتد وحكمه حكم المرتدين ويفعل به مايفعل بالمرتدين ولاتوبة له اصلا واجمع العلماء انه كافر ومن شك فى كفره كفر ۱۳۔ اھ ملتقطاً۔

جو نبی ﷺ کی شان کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے اس سے وہی برتاؤ کیا جائے گا جو مرتدوں سے کرنے کا حکم ہے اور اسے دنیا میں کسی طرح معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر جلد اول ص ۶۱۸: اذاسبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اواحدا من الانبياء مسلم ولو سكران فلا توبة له تنجيه كالزنديق ومن شك فى عذابه وكفره فقد كفر ۱۴۔

یعنی جو مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشہ کی حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معافی نہ دیں گے جیسے دہریئے بے دین کی توبہ نہ سنی جائیگی، اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

ذخیرۃ العقبیٰ علامہ اخی یوسف ص ۲۴۰: قد اجمعت الامة على ان الاستخفاف بنبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وباى نبى كان عليهم الصلوٰة والسلام كفر سواء فعله على ذٰلك مستحلا ام فعله معتقد الحرمة وليس بين العلماء خلاف فى ذٰلك ومن شك فى كفره وعذابه كفر ۱۵۔

یعنی بیشک تمام امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی تنقیص شان کرنے والا کافر ہے، خواہ اسے حلال جان کر اس کا مرتکب ہوا ہو یا حرام جان کر، بہر حال جمیع علماء کے نزدیک کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

تنویر الابصار شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ غزی:

كل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكافر بسب نبى ۱۶ الخ۔

یعنی ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے کہ دنیا میں سزا سے بچانے کے لئے اس کی توبہ بھی قبول نہیں۔

در مختار: **الكافر بسب نبى الانبياء لاتقبل توبته مطلقا ومن شك فى عذابه وكفره كفر ۱۷۔**

یعنی کسی نبی کی توہین کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہ دیں گے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

کتاب الخراج سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۱۹۷:

قال ابو يوسف وايما رجل مسلم سب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او كذبه او عابه تنقصه فقد كفر بالله تعالىٰ وبانت زوجته ۱۸۔

یعنی جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی عیب لگائے یا شان گھٹائے وہ بلا شبہہ کافر ہو گیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔

(۱۱)۔ حقائق کا تجزیہ: (Analysis of Data)

فقیہہ اسلام احمد رضا محدث حنفی نے شاتم رسول کی شرعی حیثیت کے تعین کے لیے فقہائے احناف کے جو فتاویٰ رقم کئے ہیں ان کے اہم نکات یہ ہیں۔

(۱)۔ اجماع امت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والا کافر ہے۔

(۲)۔ جو گستاخ رسول کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(۳)۔ جو رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی۔

(۴)۔ اگر کسی نے نشہ کی حالت میں گستاخانہ کلمہ بکا جب بھی اس کی معافی نہیں۔

(۵)۔ مرتد کے مقابلے میں گستاخی کرنے والا بدرجہ اولیٰ کافر ہے۔

(۶)۔ بعد ثبوت گستاخی اس کا انکار اسے فائدہ نہیں دے گا۔

(۷)۔ کافر، مشرک، مرتد اور زندیق کی توبہ قبول ہے لیکن انبیاء کے گستاخ کی توبہ قبول نہیں۔

(۸)۔ بے ہوشی میں اگر کلمہ کفر نکل جائے تو اسے سزائے کفر نہیں دیں گے لیکن نبی کریم کی شان میں گستاخی بے ہوشی میں بھی ہوئی تو اسے معاف نہیں کیا جائے گا۔

(۹)۔ گستاخ رسول کافر، مرتد اور زندیق سے بھی بدتر ہے۔ جو رسول کا گستاخ ہے اس پر مرتد کے تمام احکام کے ساتھ ساتھ اس کی معافی قابل قبول نہیں، اسے قتل کیا جائے گا۔

(۱۲)۔ حقائق کی درجہ بندی: (Classification of Data)

مرتد کی سزا کے انفرادیت:

(۱)۔ مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بھی بدتر ہے۔

(۲)۔ مرتد کی توبہ قبول ہے۔

(۳)۔ مرتد کی توبہ سے اس کی سزائے موت موقوف ہو جائے گی۔

(۴)۔ مرتد کے انکار سے تعرض نہیں کیا جائے گا۔

(۵)۔ نشے اور بے ہوشی کی حالت میں ارتدار کا مرتکب ہوا تو اس سے مرتد قرار نہیں دیا جائے گا۔

شاتم رسول کی سزا کے انفرادیت:

(۱)۔ جو گستاخِ رسول کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

(۲)۔ نشے اور ہوشی کی حالت میں کلمۂ گستاخی بکا تو اسے معاف نہیں کیا جائے گا۔

(۳)۔ اور گستاخِ رسول کافر مشرک اور مرتد سے بھی بدتر ہے۔

(۴)۔ گستاخِ رسول کی توبہ قبول نہیں اس جرم میں اسے قتل کیا جائے گا۔

(۵)۔ بعد ثبوت گستاخی اس کے انکار سے اسے کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔

مرتد اور شاتم رسول کی سزا میں مماثلت:

(۱)۔ دونوں کافر ہیں۔

(۲)۔ دونوں کی نماز جنازہ نہیں۔

(۳)۔ دونوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا۔

(۴)۔ دونوں کی بیویاں نکاح سے نکل جائیں گی۔

(۵)۔ ارتداد اور گستاخی کے بعد جو بچہ پیدا ہو گا حرامی ہو گا۔

(۶)۔ دونوں کی سزا قتل ہے۔

مرتد اور شاتم رسول کی سزا میں تفاوت:

مرتد:

مطلق مرتد کی توبہ قبول ہے

بے ہوشی میں کلمہ کفر نکل گیا تو وہ مرتد نہیں ہو گا۔

مرتد اصلی کافر سے بدتر ہے

بعد توبہ مرتد کی سزائے موت موقوف ہو جائے گی۔

مرتد ثبوت کے باوجود اپنے ارتداد سے انکار کرے تو قابل قبول ہو گا۔

شاتم رسول:

شاتم رسول کی توبہ قبول نہیں۔

بے ہوشی کی حالت میں گستاخی کی تو اسے معافی نہیں

گستاخ کافر، مشرک، زندیق اور مرتد سے بھی بدتر ہے۔

توبہ کے باجود اسے سزائے موت دی جائے گی۔

ثبوت کے بعد اگر شاتم رسول انکار کرے تو وہ نا قابل قبول ہو گا۔

اس تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ایک ارتداد وہ ہے جس کے مرتکب کی توبہ قبول ہے اور ایک وہ ہے جس کی توبہ قبول نہیں جس کی توبہ قبول ہے عرف عام میں اسے مرتد کہا جاتا اور جس ارتداد کی توبہ قبول نہیں اسے شاتم رسول کہا جاتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ شاتم رسول کے علاوہ تمام مرتدین کی توبہ قبول ہے گستاخِ رسول ثابت ہونے کے باوجود جو اہل علم گستاخ رسول کے لیے تنبہ، توبہ اور رجوع کا نظریہ رکھتے ہیں انہیں اعلیٰ حضرت اور فقہائے احناف کے فتاویٰ کی روشنی میں اس فرق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے موقوف پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔

علامہ احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو نبی کریم ﷺ کی توہین صریح کی تاویل کر کے اس کے مرتکب کو کفر سے بچانا چاہیں بالکل اسی طرح قتل کے مستحق ہیں جیسا کہ خود توہین کرنے والا مستوجب حد ہے۔ شاتم رسول کے حق میں محمد بن سحنون کا قول ہم شفا قاضی عیاض اور الصارم المسلول سے نقل کر چکے ہیں کہ: ومن شك في كفره وعذابه كفر۔۱۹

نتائج: (Finding of Research)

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ نتائج اخذ کئے جاتے ہیں:

(۱)۔ فقہائے احناف کے نزدیک شاتم رسول کی توبہ قبول نہیں۔ گستاخی ثابت ہونے پر اسے قتل کیا جائے گا، جمہور فقہائے احناف کے فتاویٰ کے برعکس کسی کی ذاتی رائے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا جب کہ مطلق مرتد کی توبہ قبول ہو گی اگر وہ اپنے ارتداد کا منکر ہو تو اسے قبول کیا جائے اگرچہ اس کے ارتداد کی گواہی عادل کیوں نہ دیں۔

(۲)۔ مرتد اور شاتم رسول کے کچھ احکام میں یکسانیت کچھ میں تفاوت اور کچھ میں انفرادیت پائی جاتی ہے

(۳)۔ جب مطلق مرتد کہا جائے تو اس کی معافی ہے اور توبہ سے اس کی سزائے موت رفع ہو جائے گی اور جب مرتد گستاخی رسول سے مقید ہو تو نہ اس کی معافی ہے اور نہ ہی توبہ سے اس کی سزائے موت رفع ہو سکتی ہے۔

(۴)۔ بعض اوقات مطلق مرتد اور مقید مرتد میں امتیاز قائم نہیں کیا جاتا مقید مرتد (گستاخِ رسول) پر مطلق مرتد کا اطلاق شعوری یا لاشعوری طور پر کر دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گستاخ رسول کی بھی توبہ قبول ہے جو کہ باطل ہے۔ اسی فرق کو قائم کرنے کے لیے فقہائے اسلام نے شاتم رسول کی اصطلاح استعمال کی یعنی ایسا مرتد جس کی توبہ قبول نہیں جب کہ مطلق مرتد سے مراد اس کی توبہ قبول ہے۔

(۵)۔ بعض اوقات مقید مرتد (گستاخِ رسول) کا تذکرہ کرنے کے بعد اس پر مطلق مرتد کا لفظ بول دیا جاتا ہے جمہور فقہائے احناف کے مذکورہ فتاوی کے سیاق وسباق کی روشنی میں گستاخ رسول کے لیے مطلق مرتد مراد لینا "اسلامی قانونِ تحفظ ناموس رسالت" کی گہرائی اور گیرائی سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہو سکتی ہے جو کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔

(۶)۔ گستاخ رسول کی سزائے موت کی تخصیص رسول اکرم ﷺ سے ہی نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت دیگر انبیاء کی شان میں گستاخی کرنے والے کی بھی سزا موت ہے۔ الغرض کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کی سزا موت اور نا قابل معافی جرم ہے۔

مسیحی حضرات کو بھی یہ شعور آگاہی دلانے کی ضرورت ہے کہ تحفظ ناموسِ رسالت کے تمام احکام کا بلا تخصیص اطلاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذاتِ مقدسہ پر بھی ہوتا ہے۔ ان کی ناموس کے تحفظ کا جتنا اہتمام اسلام نے کیا ہے۔ کیا وہ اس کی نظیر اپنے مذہب میں دکھا سکتے ہیں؟

حواشی

(۱ فتاوی بزازیہ علی ھامش فتاوی ہندیہ الفصل الثانی النوع الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۲۲-۲۲۱)

(۲۔الاشباہ والنظائر باب الردۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۸۹ تا ۲۹۱)
(۳۔غمز عیون البصائر شرح اشباہ والنظائر مع الاشباہ باب المرتد ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۹۰)
(۴۔ ذخیرۃ العقبٰی فی شرح صدر الشریعۃ العظمی کتاب الجہاد باب الجزیہ مطبع نولکشور کانپور ۳/ ۳۲۱)
(۵۔ کتاب الشفاء القسم الرابع فی وجوہ الاحکام فی من تنقص الباب الاول مکتبہ شرکت صحافیہ ترکی ۲/ ۲۰۸)
(۶۔نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض، القسم الرابع فی وجوہ الاحکام فی من تنقص الباب الاول دارالفکر بیروت ۴/ ۳۳۸)
(۷۔فتاوی بزازیہ علی ھامش فتاوی ہندیہ الفصل الثانی النوع الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۳۲۲۔۲۲۱)
(۸۔فتح القدیر باب احکام المرتدین مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/ ۲۳۲)
(۹۔بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/ ۱۲۶)
(۱۰۔الدرر الحکام شرح غرر الاحکام فصل فی الجزیہ احمد کامل الکائنہ فی دارالسعادت بیروت ۱/ ۳۰۰۔۲۹۹)
(۱۱۔غنیہ ذوی الاحکام فی درر الاحکام باب المرتد احمد کامل الکائنہ فی دارالسعادت بیروت ۱/ ۳۰۱)
(۱۲۔الاشباہ والنظائر باب الردۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۸۹ تا ۲۹۱)
(۱۳۔ فتاوی خیریہ باب المرتدین دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۱۰۳)
(۱۴۔مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب الجزیہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۷۰)
(۱۵۔ذخیرۃ العقبٰی فی شرح صدر الشریعۃ العظمی کتاب الجہاد باب الجزیہ مطبع نولکشور کانپور ۲/ ۳۱۹)
(۱۶۔در مختار شرح تنویر الابصار باب المرتدین مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶)
(۱۷۔ در مختار شرح تنویر الابصار باب المرتدین مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶)
(۱۸۔کتاب الخراج فصل فی الحکم فی المرتد عن الاسلام مطبع بولاق مصر ۹۸۔۱۹۷)
۱۹۔(الشفا قاضی عیاضی ص ۲۱۶، ۲۱۵ ج ۲ الصارم المسلول ص ۴)